السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

ایک کتاب ''تاریخ اسلام ،، مولوی معین الدین احمد صاحب نے لکھی ہے اور مولانا سید سلیمان ندوی نے اس پر ریویو کیا ہے ۔ یہ کتاب دار المصنفین اعظم گڑھ سے طبع ہوئی ہے ۔ اس میں لکھا ہے کہ کعب بن اشرف کو قتل کو مقرر کیا ، اس نے دھوکا دے کر اس کو قتل کر دیا ، اس پر رسالہ ''طلوع اسلام ،، دہلی نے سخت تنقید کی ہے ۔ یہاں تک لکھ دیا کہ یہ بالکل جھوٹی اور مکروہ روایت ہے ۔ جہاں کرنے کے لیے رسول اللہ ﷺ نے محمد بن مسلمہ تک مجھے یاد ہے میں نے اخبار ''اہلحدیث ،، میں اس روایت کو بحوالہ بخاری پڑھا ہے ۔ آپ اس واقعہ کو صحیح طور پر لکھ دیں کہ کس طرح ہے آیا تاریخ میں ہے ؟ یا کسی حدیث کی کتاب میں ؟ اور ایسا فعل جائز ہے ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

میں مناسب سمجھتا ہوں کہ اصل واقعات معتبر کتابوں کی روشنی میں کچھ تفصیل سے لکھ دوں تاکہ نفس واقعہ جو صحیح طور پر ثابت ہے آپ کے سامنے آ جائے پھر تنقید سے بحث کروں گا ۔ وباللہ التوفیق ۔

واقعہ قتل کعب بن الاشرف ربیع الاول 3ھ گ :

-جو جستہ صحیح بخاری (کتاب المغازی باب قتل کعب بن الاشرف 5 25) و صحیح مسلم (کتاب الجہاد والسیسر باب قتل کعب بن الاشرف طاغوت الیہود (1801)3 1425

(وفتح الباری (4037)7 336 وطبقات ابن سعد (2 31

مطبوعہ لیدن وسیرۃ حلبیہ وسیرۃ ابن ہشام (3 51) تاریخ الخمیس وابوداؤد وترمذی (کتاب الجہاد باب فی العدو یوتی بھم علی غرۃ (2768 2 211) ودیگر کتب سیر و مغازی میں مذکورہ ہے ۔

کعب بن اشرف یہودی شاعر کا باپ اشرف قبیلہ طی سے تھا ۔ قتل کا ارتکاب کر کے انتقام کے ڈر سے مدینہ چلا آیا ، اور بنو نضیر کا حلیف ہو کر اس قدر عزت اور روسوخ پیدا کیا کہ ابورافع سلام بن ابی الحقیق مقتدائے یہودی کی لڑکی عقیلہ سے شادی کی ، اس کے بطن سے کعب مذکورہ پیدا ہوا ۔ اس دوطرفہ رشتہ داری کی وجہ سے کعب یہود اور عرب سے برابر کا تعلق رکھتا تھا ۔ رفتہ رفتہ مال داری کی وجہ سے عرب کے تمام یہودیوں کا ئیں بن گیا ۔ یہودی علماء اور مذہبی پشوؤں کے وظیفے اور تنخواہیں مقرر کیں ۔ آں حضرت ﷺ جب مدینہ تشریف لائے اور بنو قریظہ اور قینقاع و بنو نضیر کے یہودی علماء ، اس سے اپنی تنخواہیں لینے آئے تو ان لوگوں سے اس نے آں حضرت ﷺ کے متعلق رائے دریافت کی ۔ ان لوگوں نے کہا یہی وہ نبی آخرالزمان ہے جس کا ہم انتظار کر رہے تھے ۔ اور جس کی بشارت توریت اور انجیل میں دی گئی ہے ۔ ان دونوں کتابوں میں نبی منتظر کے جو نشانات اور علامات واوصاف بتائے گئے ہیں وہ سب اس میں موجود ہیں ۔ کعب نے ان کے وظیفے دینے سے کہہ انکار کر دیا کہ میرے ذمہ اور بھی بہت سے حقوق ہیں ۔ اب یہ یہودی علماء چونکہ ، کعب کے پاس گئے اور کہا کہ ہم نے جواب دینے میں عجلت سے کام لیا ۔ ہم کو غور کرنے کا موقع نہیں ملا ۔ توریت وانجیل کی مراجعت کے بعد معلوم ہوا کہ یہ وہ نبی نہیں ہے جس کا ہم انتظار کر رہے ہیں ۔ کعب نے ان کو اپنا ہم خیال پا کر ان کی مقررہ تنخواہیں جاری کر دیں ۔ اس کو اسلام سے سخت بغض وعداوت تھی ۔ بدر کی لڑائی میں عظماء مکہ اور سرداران قریش مارے گئے اور زید بن حارثہ وعبداللہ بن رواحہ مژدہ فتح لے کر مدینہ آئے ۔ اور مقتولین بدر کے نام لے لے کر گنانے لگے ، تو یہ ان کی تکذیب کرتا اور کہتا کہ اگر صنادید قریش مار ڈالے گئے ہیں ، تو اب زندہ رہنا بے کار ہے ۔ زندگی سے بہتر موت ہے ۔ پھر جب اس کو ان کے بارے جانے کا یقین ہو گیا تو باوجود معاہد ہونے کے تعزیت کے لیے مکہ گیا ، اور کشتگان بدر کے پر درد مرثیے جن میں انتقام کی ترغیب تھی اور کافروں کی تعریف اور عام مسلمانوں کی ہجو ، لوگوں کو جمع کر کے نہایت درد سے پڑھتا اور روتا اور رلاتا ۔ مدینہ واپس آیا تو آں حضرت ﷺ کی ہجو میں برملا اشعار کہنا اور لوگوں کو آں حضرت ﷺ اور مسلمانوں کے خلاف برانگیختہ کرنا شروع کیا ، اور ان اشعار میں مسلمان خواتین کی عزت وناموس پر ناپاک حملے کئے ۔ اپنی شاعری کے ذریعے تمام مکہ اور عرب قبائل میں مسلمانوں کے خلاف انتقام قریش مکہ سے معاہدہ کرے ۔ چنانچہ وہاں ابوسفیان سے ملا ۔ اور اپنی غرض بیان کی ۔

ابوسفیان نے کہا تمہارا کیا اعتبار ، تم اہل کتاب اور محمد بھی (بخیال خویش) اہل کتاب ہے ، ممکن ہے یہ تمہاری سازش ہو ، پس جب تک تم ہمارے ان بتوں کو سجدہ نہ کرو ہم اطمینان نہیں ہوگا اور ہم تمہارے ساتھ محمد ﷺ کے خلاف معاہدہ نہیں کریں گے ۔ ان یہودیوں نے ان کے بتوں کو سجدہ بھی کر لیا اور اپنی طرف سے ہر طرح ان کو اطمینان دلایا ، پھر کعب ابوسفیان کو حرم میں لے گیا سب نے کعبہ کا پردہ پکڑ کر معاہدہ کیا کہ ہم ضرور بدر کا انتقام لیں گے ۔

اس پر بھی کعب نے اکتفانہ کیا بلکہ قصد کیا کہ چپکے اور دھوکے سے آں حضرت ﷺ کو قتل کرا دے ۔ فتح الباری (7 338) میں ہے کہ کعب نے آں حضرت ﷺ کو دعوت میں بلایا اور یہودیوں کی متعین کر دیا کہ جب آپ ﷺ تشریف لائیں تو دھوکے سے آپ کو قتل کر دیں ۔ آپ ﷺ دعوت میں تشریف لے گئے ۔ جبریل السلام نے آں حضرت کو اس کی نیت بد سے مطلع کر دیا اور آپ ﷺ کو اپنے پروں سے چھپا لیا ۔ آپ ﷺ مدینہ واپس تشریف لائے اور کسی کو آپ کے آنے کی خبر نہیں ہوئی ۔ فتنہ انگیزی کا زیادہ اندیشہ ہوا تو آپ ﷺ نے بعض صحابہ سے شکایت کی اور فرمایا کہ کون شخص کعب کو قتل کرنے کا شرف حاصل کرے گا ؟ اس نے اللہ اور اس کے نے عرض کیا ۔ میں تعمیل حکم کو حاضر ہوں ۔ وہ میرا ماموں رسول کو بے حد ایذائیں پہنچائیں ۔ نقض عہد کر کے مشرکوں کی مدد کی اور کھلم کھلا ہماری ہجو کر رہا ہے ۔ اس کی شرارتیں حد سے متجاوز ہو چکی ہیں ۔ محمد بن مسلمہ انصاری نے عرض کیا أئذن أن أقول شیا ، قال ، قل ،، یعنی : اجازت دیجیے ۔ کہ اپنے اور آپ رئیس اوس سے مشورہ کرلو ۔ بعد مشورہ جاتے وقت محمد بن مسلمہ ہے میں اس کا سر قلم کروں گا ۔ آپ ﷺ نے فرمایا سعد بن معاذ کے متعلق مصلحت وقت کے مطابق اس کے سامنے کچھ تعریضی کلمے کہوں (تعریضی ایسے کلمے کو کہتے ہیں : جس کا اصل معنی درست اور صحیح ہو اور محل اعتراض وشک نہ ہو ، لیکن مخاطب کا ذہن اس طرف نہ جائے بلکہ کچھ اور سمجھے

(اوریہ شرعا جائز ہے۔ بشرطیکہ ایسا کرنے سے کسی صاحب حق کا حق نہ مارا جائے۔ (عبیداللہ رحمانی

نے کعب سے کہا ''اِن ہذاالرجل قد سأَلنا بھی تھے۔ یہ جماعت کعب کے یہاں پہنچی ۔ محمد بن مسلمہ کے ساتھ چار آدمی اور ہوگئے، جن میں ایک کعب کے رضاعی بھائی ابونائلہ آپ ﷺ نے اجازت دے دی ۔ محمد بن مسلمہ صدقۃ، وقد عنانا، وفی طبقات ابن سعد : اِن قدوم ہذاالرجل کان علینا من البلاء، حاربتنا العرب ورمتنا عن قوس واحد ان جائزاور غیر قبیح تعریضی کلمات کا اصل مطلب ہے یہ ہے کہ آپ نے شریعت کے آداب وقواعد کی تعلیم کے بوجھ سے ہم کو مشقت وتکلیف میں ڈال دیا۔ لیکن یہ تکلیف وصعوبت اللہ تعالی کی خوشنودی کے لیے ہے، اس لئے اگرچہ ظاہر میں زحمت ہے لیکن باطن میں رحمت ہونے کی وجہ سے ہم کو محبوب اور عزیز ہے۔ محمد بن مسلمہ نے یہ بھی کہا کہ محمد ﷺ ہم سے زکوۃ مانگتے ہیں (مصارف میں تقسیم کرنے کے لیے) اور ہمارے پاس کھانے کو نہیں ہے (کیونکہ کہ ہر شخص صاحب نصاب ومقدور نہیں ہے) آپ ﷺ کو پناہ دینے کو وجہ سے سارا عرب ہمارا دشمن ہوگیا ہے، اور سب ہمارے خون کے پیاسے ہوگئے ہیں۔ ان کا آنا تو ہمارے لیے (بظاہر) زحمت اور مصیبت بن گیا۔ کعب ان کلمات کو آں حضرت ﷺ کے شکائت اور نکتہ چینی سمجھ کر بہت خوش ہوا اور کہنے لگا کہ ابھی کیا ہوا، اس سے زیادہ پریشانی اٹھاؤ گے اور اس سے خود اکتا جاؤ گے۔ ان لوگوں نے کہا ہم ان کا ساتھ چھوڑنا مناسب نہیں سمجھتے۔ جب تک یہ نہ معلوم ہوجائے کہ ان کے مشن کا کیا حشر اور انجام ہوتا ہے۔ ہم تم سے قرض لینے آئے ہیں۔ کعب نے کہا اچھا قرض کے لیے اپنی عورتوں کو رہن رکھدو۔ محمد بن مسلمہ وغیرہ نے کہا، تمارے حسن وجمال کی وجہ سے ہم کو اپنی بیویوں پر اعتماد اور ان کے وفاداری کا یقین نہیں ہے۔ اس نے کہا : اچھا اپنے بچوں کو گرو رکھو۔ انہوں نے کہا اس سے تو تمام عرب میں ہماری بدنامی ہوگی۔ یہ ہمارے بچوں کے لیے سخت ننگ وعار کا باعث ہوگا۔ ہم اپنے ہتھیار گرو رکھیں گے اور تم جانتے ہو آج کل ہتھیار کی ہر کسی کو ضرورت ہے۔ یہ لوگ ایک معین تاریخ وعدہ لے کر واپس چلے آئے اور تاریخ معینہ پر رات کو کعب کے پاس گئے۔ محمد بن مسلمہ نے اپنے ہمراہیوں سے کہہ دیا تھا کہ میں اس کے سر کے بال سونگھوں گا اور جب دیکھو کہ میں نے اس پر پورا قابو پالیا ہے تو تلوار سے کا کام تمام کردینا۔ ان لوگوں نے کعب کو آواز دے کر قلعہ سے باہر بلایا۔ کعب نے نئی شادی کی تھی۔ خوشبو سے معطر ہو رہا تھا۔ ان لوگوں نے اس کے سر کے بال سونگھنے کی خواہش ظاہر کی اس نے سر جھکا دیا۔ اور کہا میرے نکاح میں عرب کی معطر ترین جمیل وحسین عورت ہے۔ ان لوگوں نے قابو پاکر اس کو قتل کردیا اور سر کاٹ لائے اور آں حضرت ﷺ کے سامنے ڈال دیا۔ آپ ﷺ بے حد مسرور ہوئے۔ صبح کو یہود آپ ﷺ کی خدمت میں آئے اور کہا کہ آج رات میں ہمارے سردار کو خفیہ طور پر مار ڈالا گیا۔ آپ ﷺ نے اس کی شرارتیں اور غداریاں ان پر ظاہر کیں تو وہ خاموش ہوگئے۔

اس قدرے مفصل واقعہ سے چند حقائق سامنے آگئے:

(1) کعب نے نقص عہد کیا۔

(2) قریش مکہ کو آں حضرت ﷺ کے خلاف برانگیختہ کیا۔

(3) آپ ﷺ کی اور عام مسلمانوں کی علانیہ ہجو کی۔

(4) مسلم مستورات کو عزت وآبرو پر ناپاک حملے کئے۔

(5) آپ ﷺ کو قتل کرادینے کی سازش کی۔

آپ ﷺ نے اعلان جنگ کرکے میدان جنگ میں علی الاعلان اس سے اور اس کو قوم سے لڑائی کرنے کے بجائے بلطائف الحیل اس کو قتل کرادیا تاکہ اس فتنہ گر اور مفسد وفساد ہمیشہ کے لیے ختم ہوجائے۔ اور اس کی پوری قوم سے تعرض نہیں فرمایا کہ وہ لوگ اس کے تابع تھے اور اصل سرغنہ یہی تھا۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 130

محدث فتویٰ